قربانی کے اہم مسائل

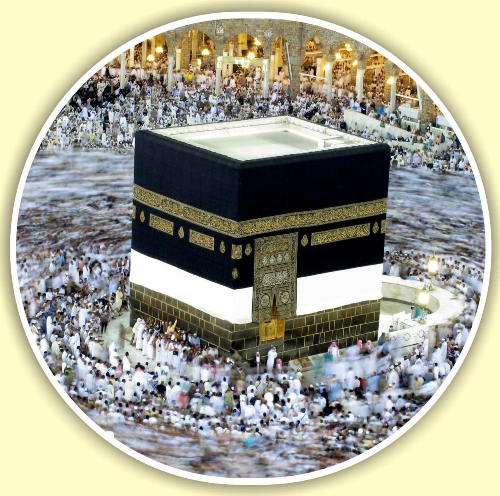

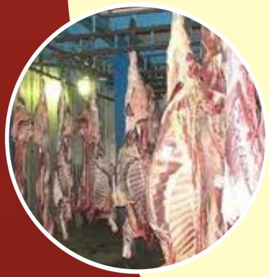

مؤلف

مفتی عبد الرحیم نذیر

فاضل جامعة العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

مدرس جامعہ طیبیہ اسلامیہ گلشن اقبال کراچی

تصدیق

مفتی رفیق الاسلام صاحب مدظلہ

رفیقِ دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی امیر مجلس شوریٰ جامعہ طیبیہ اسلامیہ

بدعاء

شیخ مولانا عارف الزمان صاحب

نگران اعلیٰ جامعہ طیبیہ اسلامیہ

ناشر

جامعہ طیبیہ اسلامیہ (ٹرسٹ)

13-D/2 نزد رونی اپارٹمنٹ گلشن اقبال کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قربانی کے فضائل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے (قربانی کے وقت) فرمایا کہ اے فاطمہ! اپنی قربانی کے پاس حاضر ہوجاؤ کیونکہ اس کے خون کے پہلے قطرہ کی وجہ سے تمہارے پچھلے گناہ معاف ہوجائیں گے، حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہ فضیلت صرف ہمارے لیے ہے یعنی اہل بیت کے واسطے مخصوص ہے یا سب مسلمانوں کے لئے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ فضیلت ہمارے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہے۔

قربانی کس پر واجب ہے؟

مقیم، بالغ، عاقل اور مالدار پر قربانی واجب ہے، مالدار سے مراد وہ شخص ہے جو نصاب صدقۃ الفطر کا مالک ہو یعنی اس کی ملک میں ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی، نقدی یا اشیاءِ ضرورت کے سوا کوئی چیز اتنی مالیت کی ہو جو ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پہنچ جائے۔

مسئلہ: اگر کسی کے پاس نہ سونا ہے نہ چاندی، نہ نقدی نہ سامان تجارت لیکن گھر

میں ضرورت سے زائد سامان مثلاً ٹی وی، ریڈیو وغیرہ اتنی ہیں کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پہنچ جاتی ہے، تو اس پر قربانی واجب ہے۔

مسئلہ: Tv, VCR استعمال کیا ہوا ضرورت سے زائد فرنیچر اور وہ اشیاء جو گھروں میں رکھی ہوتی ہیں، سال میں ایک مرتبہ بھی ان کے استعمال کی ضرورت نہیں پڑتی، یہ سب ضرورت سے زائد سامان کے تحت داخل ہیں۔ لہٰذا ان کی قیمت بھی حساب میں لگائی جائے گی۔

مسئلہ: وہ تمام اشیاء جو محض زیب وزینت یا نمود ونمائش کیلئے گھروں میں رکھی رہتی ہیں ضرورت سے زائد ہیں، وجوبِ قربانی کیلئے ان سب اشیاء کی بھی قیمت لگائی جائے گی۔

اور ضرورت اصلیہ سے مراد وہ ہے جو جان یا آبرو سے متعلق ہو، یعنی اس کے پورا نہ ہونے جان یا عزت وآبرو جانے کا اندیشہ ہو، مثلاً کھانا پینا، کپڑے پہننا اور رہنے کا مکان، اہل صنعت وحرفت کے لیے اس پیشہ کے اوزار، وغیرہ۔

عورتوں کے پاس عموماً اتنا زیور ہوتا ہے کہ جس پر قربانی واجب ہوجاتی ہے۔ اس لئے ایسی خواتین کو اپنی قربانی کر لینی چاہئے۔

مسئلہ: اگر شرعاً کسی پر قربانی کرنا واجب نہ تھی پھر بھی اس نے جانور خرید لیا تو اب اس جانور کی قربانی واجب ہوگی۔ (الدر المختار جلد ٦ صفحہ: ٣٢١)

مسئلہ: اگر ملازم نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی واجب ہے، سرکاری وغیر سرکاری دونوں قسم کے ملازمین کا حکم ایک ہے۔ اگر ملازم نصاب کا مالک نہیں جو تنخواہ ملتی ہے وہ ماہانہ خرچ ہوجاتی ہے یا ماہانہ کچھ بچت ہوجاتی ہے لیکن بچی ہوئی رقم مقدار نصاب کے برابر نہیں بلکہ اس سے کم ہے تو اس پر زکوٰۃ اور قربانی واجب نہیں ہے۔ (الدر المختار جلد ۶ صفحہ: ۳۱۲)

مسئلہ: قربانی کے وجوب کے لئے مال پر سال گزرنا شرط نہیں حتیٰ کہ اگر کسی شخص کے پاس عید والے دن یا (۱۲) بارہ ذی الحجہ کی مغرب سے پہلے پہلے بقدر نصاب مال آ گیا تو اس پر بھی قربانی واجب ہے۔ (ھندیہ جلد ۵ صفحہ: ۲۹۲)

مسئلہ: اگر گھر کے تمام افراد نصاب کے مالک ہیں تو ہر ایک پر الگ الگ قربانی کرنا واجب ہے سب کی طرف سے ایک قربانی کافی نہیں ہوگی۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷، ص ۳۱۲)

مسئلہ: اگر کسی نے قربانی کے لئے جانور خریدا اور وہ جانور قربانی سے پہلے گم ہوگیا اور اس نے دوسرا جانور خریدا، پھر پہلے والا جانور بھی مل گیا تو اگر وہ صاحب نصاب ہے تو اس پر ایک جانور کی قربانی واجب ہوگی اور اگر وہ صاحب نصاب نہیں تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی واجب ہوگی۔ ہاں اگر اس نے دوسرا جانور خریدتے وقت یہ نیت کی ہے کہ پہلا جانور جو گم ہوا ہے اس کی جگہ پر خریدتا ہوں تو اس پر ایک ہی قربانی واجب ہوگی۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷، ص ۳۱۶)

مسئلہ: اگر کسی نے قربانی کے لیے جانور خریدا اور وہ جانور قربانی سے پہلے مر گیا، اگر وہ صاحب نصاب ہے تو اس کو دوسرا جانور خریدنا ہوگا اور اس کی قربانی لازم ہوگی، اور اگر وہ غریب ہے تو اس کے ذمہ دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا لازم نہیں ہے۔
(محمودیہ ج ۷، ص ۳۱۷)

مسئلہ: اگر کسی صاحبِ نصاب نے قربانی کے لئے جانور خریدا، لیکن قربانی کے دن آنے سے پہلے وہ غریب ہوگیا، تو اگر وہ قربانی کے اخیر دن تک صاحب نصاب نہ ہوا تو اس کے ذمہ قربانی واجب نہیں، اس جانور کو فروخت کر کے قیمت اپنے کام میں خرچ کر سکتا ہے، اور اگر قربانی کے اخیر دن میں بھی وہ صاحبِ نصاب ہوگیا تو اس پر قربانی واجب ہوگی خواہ اسی جانور کی کرے یا دوسرے جانور کی۔ (محمودیہ ج ۷، ص ۳۱۷)

مسئلہ: جس پر قربانی واجب نہیں اگر اس کو کسی نے جانور بطور ہدیہ یا صدقہ دیا اور اس نے دل میں قربانی کی نیت کر لی تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔
(محمودیہ ج ۷، ص ۳۱۸)

مسئلہ: ایک شخص پر ایک ہی قربانی واجب ہوتی ہے، دو نہیں خواہ کتنا ہی مالدار کیوں نہ ہو۔ (کفایت المفتی ج ۱۲ ص ۴۴)۔ البتہ بطور نفل کے جتنی قربانیاں چاہے کر سکتا ہے۔

مسئلہ: اگر بیوی کی ملک میں زیورات ہیں جس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہے تو بیوی کے ذمہ علیحدہ قربانی واجب ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند ج ۱۵ ص ۳۱۳)

نیت کا صحیح ہونا ضروری ہے

جانور خریدنے سے پہلے اپنی نیت درست کرلی جائے کہ اللہ جل جلالہ کی رضامندی اور خوشنودی کے لئے قربانی کا جانور خرید رہا ہوں، بار بار اپنی نیت کا محاسبہ کرتے رہیں کہ کہیں دل میں ریاکاری کے جذبات نہ پیدا ہوجائیں، اس قسم کے جذبات سے قربانی کا ثواب برباد ہوجاتا ہے۔

نیت اگر صحیح نہ ہوتو احادیث مبارکہ میں اس پر بہت وعیدیں آئی ہیں:

حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے سب لوگوں کو جمع فرمائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا ''جس شخص نے اپنی کسی ایسے عمل میں جو اس نے اللہ کے لئے کیا تھا کسی اور کو شریک کیا تو اس کا ثواب اسی دوسرے سے مانگ لے، کیونکہ اللہ تعالیٰ شرکت میں سب شرکاء سے زیادہ بے نیاز ہے''۔(ترمذی)

قربانی صحیح ہونے کے لئے قربانی کا ثواب یا واجب ادا کرنے کی نیت سے جانور خریدنے یا ذبح کرتے وقت نیت کا خیال کرنا ضروری ہے، ورنہ قربانی صحیح نہ ہوگی۔(بدائع)

جانور کی خریداری کے لئے جانے سے پہلے کے احکامات

(۱) کسی جاننے والے کو ساتھ لیں یا مشورہ کرلیں کیونکہ مشورہ میں برکت ہے۔

(۲) ایسے وقت میں جائیں کہ نماز قضا نہ ہو نہ جماعت چھوٹے، نہ ہی یہ نیت ہو کہ گھر جا کر انفرادی نماز پڑھ لیں گے۔

(۳) جب مال قربانی جیسی اہم عبادت میں اللہ تعالیٰ کے لئے لگایا جارہا ہو تو اس مال کا حلال ہونا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاک مال ہی قبول کرتے ہیں۔ (ترمذی)

دعاؤں کا اہتمام

منڈی میں جا کر یہ دعا پڑھیں:

لَآاِلٰهَ اِلَّااللهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اور یہ دعا بھی پڑھیں:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ خَيْرَهٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً۔

جانور گم ہوجائے یا بھاگ جائے تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ رَادَّ الضَّالَّۃِ وَھَادِیَ الضَّلَالَۃِ اَنْتَ تَھْدِیْ مِنَ الضَّلَالَۃِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّھَا مِنْ عَطَآئِكَ وَفَضْلِكَ۔

زندہ جانور کو تول کر بیچنا

جس طرح جانور کو دیکھ کر قیمت متعین کی جاتی ہے، اسی طرح جانور کو تول کر خریدنا اور بیچنا بھی جائز ہے۔

کن جانوروں کی قربانی کرنا جائز ہے

جانور صحیح سالم ہو

خوبصورت جانور خریدیں جو کہ عیوب سے سالم ہو لیکن نمود ونمائش کی نیت نہ ہو۔

قربانی کے جانور

قربانی کے جانور شرعا مقرر ہیں، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی، بکرا، بکری، بھیڑ، بھیڑا، دنبہ، دنبی کی قربانی ہوسکتی ہے۔ان کے علاوہ اور کسی جانور

کی قربانی درست نہیں۔(عالمگیریہ)

خصی جانور کی قربانی

خصی جانور کی قربانی نہ صرف یہ کہ درست ہے بلکہ افضل ہے۔

(الدرالمختار جلد ۶ صفحہ: ۳۲۳)

کھیرا جانور

کھیرے جانور کی عمر پوری ہے تو قربانی جائز ہے۔

کن جانوروں کی قربانی درست نہیں ہے؟

چونکہ قربانی کا جانور بارگاہ خدا میں پیش کیا جاتا ہے، اس لئے جانور عمدہ اور موٹا، تازہ، صحیح سالم، عیوب سے پاک ہونا چاہیے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں۔(ابوداؤد ۳۴۹ جلد ۱)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قربانی میں کن کن جانوروں سے پرہیز کیا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار طرح کے جانوروں سے پرہیز کرو۔

(۱) وہ لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔(۲) وہ کانا جانور جس کا کانا پن ظاہر

ہو۔

(۳)ایسا دُبلا جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

(۴)ایسا بیمار جانور جس کا مرض ظاہر ہو۔(ترمذی ص ۳۸۴ جلد ۱)

اس کے علاوہ

(۵) جس کے کان کا تہائی حصہ کٹا ہوا ہو یا جس کا کان چرا ہوا ہو یا جس کے کان میں سوراخ ہو۔(ترمذی کتاب الاضاحی)

(۶) جو بالکل اندھا ہو۔

(۷) جس کی دم کٹ گئی ہو یا اس کا ایک تہائی سے زیادہ حصہ کٹا ہوا ہو

(۸) جو تین پاؤں پر چلتا ہو اور چوتھا پاؤں نہ رکھتا ہو۔(شامی)

(۹) جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں، اور اگر کچھ دانت گر گئے لیکن جو باقی ہیں وہ تعداد میں گر جانے والے دانتوں سے زیادہ ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔(درمختار)

(۱۰) جس کے سینگ جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں۔ البتہ جس کے پیدائشی طور پر سینگ نہ ہو اور عمر پوری ہو تو وہ جائز ہے۔(عالمگیریہ)

(۱۱) گائے کے دو تھن اور بکری کا ایک تھن خراب ہو تو قربانی جائز نہیں۔

(۱۲) جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں تو اس کی قربانی جائز نہیں۔

(عالمگیریہ)

قربانی کے جانوروں کی عمریں

اونٹ/اونٹنی: کم ازکم پانچ سال۔

گائے/بیل/بھینس: کم ازکم دوسال

بکرا/بکری: کم ازکم ایک سال۔ (فتاوی شامی جلد ۶ صفحہ: ۳۲۳)

دنبہ/بھیڑ: کم ازکم ایک سال البتہ اگر بھیڑ/دنبہ چھ ماہ کے ہوں اور اس قدر صحت مند اور موٹے ہوں کہ دیکھنے میں پورے سال کے معلوم ہوتے ہوں جس کی علامت یہ ہے کہ انہیں سال کے بھیڑوں/دنبوں میں چھوڑ دیا جائے تو دیکھنے والا ان میں فرق نہ کرسکے تو سال سے کم عمر ہونے کے باوجود ان کی قربانی جائز ہے۔

(ردالمحتار جلد ۶ صفحہ: ۳۲۳)

نوٹ: ان جانوروں کی عمر پورا ہونے کی علامت چونکہ دو دانت ہیں لہٰذا اس کو دیکھنے کا اہتمام کیا جائے۔

مسئلہ: قربانی کے جانوروں کی جو عمریں ذکر کی گئی ہیں ان سے اگر کچھ منٹ بھی کم ہوں تو ان کی قربانی درست نہیں ہے۔ (شامی جلد ۶ صفحہ: ۳۲۳)

قربانی کا وقت

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے تک قربانی کرنے کا وقت ہے، چاہے جس دن قربانی کرے لیکن قربانی کرنے کا سب سے افضل وقت دسویں تاریخ، پھر گیارہویں، پھر بارہویں ہے، مگر بارہویں کے غروب آفتاب کے بعد قربانی جائز نہیں، ان ایام میں دن اور رات دونوں میں قربانی کرسکتے ہیں، لیکن دن میں قربانی کرنا افضل ہے، البتہ عیدالاضحیٰ کی نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں۔

جانور کے متعلق احکام

جانور کے گلے میں جو گھنٹی ڈالتے ہیں اس سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ''جن لوگوں کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو (رحمت کے) فرشتے باہر ان کے ساتھ نہیں رہتے۔'' لہٰذا جانور کے گلے میں پہلے سے گھنٹی ڈالی ہوئی ہے تو اس کو اتار دیا جائے۔

جانور کی نمود ونمائش کرنا، دوسرے کے جانور کو ہلکا، کمتر اور اپنے جانور کو اعلیٰ ثابت کرکے اپنی قربانی ضائع ہونے سے بچائیں۔

جانور کی تصویریں کھینچنا، مووی بنانا، جانور کو دیکھنے کے لئے عورتوں کا بے

پردہ گھر سے باہر آجانا یہ سب باتیں قابل ترک ہیں۔

اگر گھر میں باندھنے کی جگہ ہو تو جانوروں کو گھر میں باندھا جائے ورنہ ایسی جگہ متعین کی جائے جس میں دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔

جانور خریدنے کے بعد جانور کے حقوق کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔

چند حقوق یہ ہیں:

(۱) جانور کو دوڑایا نہ جائے، اور نہ بے وقت (کھانے، پینے، سونے اور آرام کرنے کے وقت) ان کو گھمایا اور پھرایا جائے۔

(۲) ایک جانور کو دوسرے جانور سے لڑایا بھی نہ جائے۔

(۳) بروقت ان کے کھانے پینے کا بندوبست کیا جائے۔

ذبح کے مسائل

ذبح کے وقت چھری کو جانور کے سامنے تیز نہ کیا جائے اس لئے کہ اس سے بھی جانور کو اذیت ہوتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(الترغیب والترھیب، ج:۲ ص:۱۰۱)

جانور کا قبلہ رُخ ہونا مستحب ہے ویسے جس طرح بھی ذبح کرنے میں سہولت ہو کوئی حرج نہیں۔

جو شخص خود ذبح کرنا جانتا ہے تو وہ خود ذبح کرے ورنہ کسی دوسرے سے کرائے لیکن مرتد، زندیق، قادیانی اور رافضی سے ذبح نہ کرائے کیوں کہ ان کا ذبیحہ حرام ہے اور آپ کی قربانی نہ ہوگی، لہذا قصاب کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ (عالمگیری ج:۵ ص:۳۰۰)

ذبح کا طریقہ

جانور کو قبلہ رخ کرے، چھری تیز رکھے، ذبح کے علاوہ ہر ممکن کوشش کریں کہ جانور کو اذیت نہ ہو۔

ذبح کا مقام حلق اور لبہ (نرخرا) کے درمیان ہے اور گردن کو پورا کاٹ کر الگ نہ کیا جائے، نہ ہی حرام مغز تک کاٹا جائے، بلکہ حلقوم اور مرئی یعنی سانس کی نالی اور اس کے اطراف کی خون کی رگیں جن کو اوداج کہا جاتا ہے وہ کاٹے، اس طرح نجس خون بھی پورا نکل جاتا ہے اور جانور کو تکلیف بھی کم ہوتی ہے، اس طریقے کے خلاف جتنے بھی طریقے ہیں ان میں خون پورا نہیں نکلتا اور جانور کو بلا ضرورت شدید تکلیف بھی ہوتی ہے۔

ذبح کے وقت کی دعائیں

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی اور قبلہ کی طرف جانور کا رخ کیا تو مذکورہ دعا پڑھی:

"اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ"

(بدائع جلد ۵ صفحہ:۸۰)

ذبح کرتے وقت "بسم اللہ اللہ اکبر" پڑھیں۔(ردالمحتار جلد ۶ صفحہ ۳۰۱)

اور ذبح کرنے کے بعد یہ پڑھیں:

"اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ وَخَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامِ" (بدائع جلد ۵ صفحہ:۸۰)

چھری پھیرنے کے بعد جان نکلنے سے پہلے اسکی گردن مروڑنا اور دل میں چھری گھونپنا درست نہیں، اس سے اجتناب کیا جائے۔(شامی جلد ۶ صفحہ:۳۳)

اگر کوئی مسلمان ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا بھول جائے تو وہ ذبیحہ حلال ہے لیکن اگر کوئی شخص جان بوجھ کر بسم اللہ نہیں پڑھتا تو اس کا ذبیحہ حلال نہیں اور جس شخص کو معلوم ہو کہ یہ ذبیحہ حلال نہیں تو اس کے لئے اس کا کھانا بھی حلال نہیں۔(ھندیہ جلد ۵ صفحہ:۲۸۸)

ذبح کے مکروہات

جانور کو ذبح کرنے کی جگہ پر سختی سے گھسیٹے اور کھینچتے ہوئے لے جانا۔(بدائع)

جانور کو ذبح کرنے کے لیے لٹا دینے کے بعد ذبح میں دیر کرنا مکروہ ہے،۔(البحر الرائق)

جانور کو ذبح سے پہلے بھوکا پیاسا رکھنا مکروہ ہے۔(البحر الرائق)

جانور کو ذبح کرنے کے لیے آسانی سے گرانا چاہیے بے جا سختی کرنا مکروہ ہے۔(البحر الرائق)

قبلہ رخ بائیں کروٹ لٹایا جائے، اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔(بدائع)

کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(عالمگیریہ)

جانور کے سامنے چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔(بدائع)

جانور کو لٹانے کے بعد چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔(بدائع)

ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(طحطاوی)

اس طرح سختی سے ذبح کرنا کہ سر الگ ہو جائے یا حرام مغز تک چھری اتر جائے مکروہ ہے۔(البحر الرائق)

کھال کا مصرف

کھال اپنے استعمال میں بھی لا سکتے ہیں اور کسی دوسرے کو بھی دے سکتے

ہیں نیز مدارس دینیہ کے طلبہ کو کھالیں دینا یہ اس کا بہترین مصرف ہے کہ اس میں مستحقین کی اعانت کے ساتھ ساتھ دین کی اشاعت میں شریک ہونا بھی ہے، نیز اگر فروخت کر دی یا ضائع کر دی تو اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے ورنہ قربانی نہ ہوگی۔ (ھدایہ، عالمگیریہ جلد ۵ صفحہ: ۳۰۰)

حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنی قربانی کی کھال کو فروخت کر ڈالا اس کی قربانی نہیں ہوگی۔''

(الترغیب والترھیب، ج:۱ ص:۱۰۱، آپ کے مسائل اور ان کا حل صفحہ ۱۳۹)

کھال کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا مصرف ہے یعنی کسی غریب کو کھال یا اس کی قیمت کا مالک بنایا جائے۔ (شامی جلد ۲ صفحہ: ۳۳۹)

مسجد یا مدرسہ کی تعمیر یا رفاہی کام وغیرہ کھال کا مصرف نہیں ہیں۔ گوشت اور کھال قصاب کی اجرت میں دینا جائز نہیں۔ (ہندیہ جلد ۵ صفحہ: ۳۰۱)

گوشت کی تقسیم

مستحب ہے کہ گوشت کے تین حصے کریں، ایک حصہ خود رکھیں، دوسرا حصہ رشتہ داروں میں اور تیسرا حصہ فقراء میں تقسیم کریں، نیز غیر مسلم کو بھی دے سکتے ہیں۔ (ھندیہ جلد ۵ صفحہ: ۳۰۰)

مسئلہ: کافروں کو بلا اجرت قربانی کا گوشت دینا جائز ہے البتہ غریب مسلمانوں کو

دینے کا ثواب زیادہ ہے کیوں کہ یہ مستحب ہے، اس لیے قربانی کا گوشت مسلمانوں کو دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔(عالمگیریہ)

سارا گوشت اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں، اور کئی دنوں تک بھی استعمال کر سکتے ہیں لیکن اس موقع پر خوب سخاوت سے خرچ کرنا چاہیے۔(ھندیہ جلد ۵ صفحہ:۳۰۰)

گوشت کی تقسیم

اگر ایک گائے یا بیل یا بھینس یا اونٹ میں سات آدمی شریک ہوئے اور قربانی کی تو اب اس کا گوشت باہم اندازہ سے تقسیم نہ کریں، بلکہ خوب ٹھیک ٹھیک وزن کر کے بانٹیں، اگر کسی حصے میں گوشت کم ہوگا تو سود ہو جائے گا اور سود لینے والا اور دینے والا چاہے رضامندی سے یہ لین دین کریں سخت گناہ گار ہوتے ہیں، اور جس کے حصے میں گوشت زیادہ چلا گیا اس کو اس کا کھانا جائز نہیں۔(ردالمحتار جلد ۶ صفحہ:۳۱۷)

مسئلہ: اگر ایک جانور میں کئی شریک ہیں اور وہ سب گوشت آپس میں تقسیم نہیں کرتے بلکہ اجتماعی طور پر ہی فقراء اور احباب میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں یا پکا کر کھلانا چاہتے ہیں تو پھر تقسیم ضروری نہیں ہے۔(ردالمحتار جلد ۶ صفحہ ۳۱۷)

اجتماعی قربانی

اجتماعی قربانی شرعاً جائز ہے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

اجتماعی قربانی میں ایک بات کا خاص طور پر خیال رکھنا ہے اور وہ یہ ہے کہ جان بوجھ کر حرام آمدنی والے افراد کے ساتھ شرکت نہ ہو ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر کچھ اشخاص مشترکہ تجارت کرتے ہوں اور وہ اسی مال سے قربانی کریں اور اپنے اپنے حصے کی تعین کریں تو ان کی قربانی ہو جائے گی۔ البتہ بہتر ہے کہ ہر حصے پر نام لکھ دیا جائے کہ یہ فلاں کی طرف سے ہے۔ (امداد الفتاویٰ)

مسئلہ: گائے، اونٹ وغیرہ میں عقیقہ کی نیت سے کئی آدمی شریک ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ تمام شرکاء کی نیت قربانی یا عقیقے کی ہو۔ (کفایت المفتی: ۸/۲۴۲)

مسئلہ: قربانی کے جانور ذبح ہونے کے بعد حصے میں کیا گیا تغیر و تبدیل درست نہیں۔ (عزیز الفتاویٰ)

مسئلہ: محض گوشت کے حصول کی نیت سے قربانی کے جانور میں اگر کوئی شریک ہو گا تو اس سے دوسرے شرکاء کی قربانی بھی خراب ہو جائے گی۔ (فتاویٰ محمودیہ ج: ۲۴، ص ۱۲۹)

مسئلہ: گائے، اونٹ وغیرہ میں اگر بعض شرکاء کی نیت قربانی کی ہو اور بعض کی نیت عقیقہ کی ہو، تب بھی درست ہے۔ (کفایت المفتی ج: ۸ ص: ۲۴۲)

مسئلہ: اگر کسی بڑے جانور میں چھ افراد شریک ہوں اور سب کا ایک ایک حصہ ہو،

اب وہ سب مل کر ساتواں حصہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرنا چاہیں اور سب مل کر اس کی قیمت ادا کریں تو یہ صورت بھی درست ہے، اسی طرح اگر شرکاء میں سے کوئی ایک فرد ساتویں حصے کی قیمت ادا کرے تب بھی درست ہے۔(فتاویٰ محمودیہ ج:۱۷،ص:۴۰۴)

دوسروں کی طرف سے قربانی

اگر کسی دوسرے شخص (بیوی، بہن، بھائی، والدین، دوست وغیرہ) کی طرف سے اس کی واجب قربانی اپنی رقم سے کرنا چاہ رہے ہیں تو اس سے اجازت لینا ضروری ہے۔اجازت کے بغیر قربانی کرنے کی صورت میں دوسرے کی واجب قربانی ادا نہ ہوگی۔

نابالغ کی طرف سے کسی حال میں قربانی کرنا لازم نہیں، چاہے اس کے پاس مال ہو یا نہ ہو،لیکن اگر ولی اپنے مال سے نابالغ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو کرسکتا ہے ثواب ملے گا۔(فتاوی شامی جلد ۶ صفحہ ۳۱۶)

میت کی طرف سے قربانی کرنی ہو تو ہر ایک میت کے لئے الگ الگ حصہ رکھنا ضروری ہے، ایک حصہ ایک سے زائد میت کے لئے کافی نہیں ہے، البتہ اپنی طرف سے نفلی قربانی کر کے اس کا ثواب ایک سے زیادہ مردوں اور زندوں کو بخشنا درست ہے، جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قربانی کا ثواب پوری امت کو بخشا تھا۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۷، ۱۲۸)

قربانی صرف اپنی جانب سے واجب ہے، اپنی اولاد، بیوی، والدین کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں اگر ان لوگوں پر قربانی واجب ہے تو وہ خود اپنی اپنی طرف سے قربانی کریں یا گھر کے سربراہ کو وکیل بنادیں، اگر وکیل نہ بنائیں تو گھر کا سربراہ ان کی اجازت کے بغیر ان کی طرف سے واجب قربانی کردے تو ادا نہ ہوگی۔ لہٰذا اجازت لینا ضروری ہے۔ (شامی جلد ۶ صفحہ:۳۱۵)

اور اپنے مرحوم والدین یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے قربانی درست ہے اور بڑا ثواب ہے لیکن ایسا کرنے سے اپنے ذمہ سے قربانی ساقط نہیں ہوتی۔

مسئلہ: گھر میں ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے، ایک کی قربانی سب کے لئے کافی نہیں ہوسکتی۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل)

مختصر نماز

منظر عام پر آچکی ہے

خصوصیات

- مکمل طریقہ نماز مع تصاویر
- جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی اور جامعہ اشرفیہ سکھر سے تصدیق شدہ
- مردوں کے لئے مکمل طریقۂ نماز الگ ایڈیشن کے ساتھ
- خواتین کے لئے مکمل طریقۂ نماز الگ ایڈیشن کے ساتھ
- چند انتہائی اہم اور زیادہ پیش آنے والے نماز کے مسائل
- بچوں اور بچیوں کو نماز یاد کروانے کے لئے بہترین اور عمدہ ترتیب
- اہم تدریسی اداروں میں شاملِ نصاب
- مختصر نماز آسان اردو اور آسان سندھی زبان میں دستیاب

ملنے کے پتے

جامعہ اسلامیہ مظہر العلوم رستم ضلع شکارپور 0302-3115815	حاشر پبلشرز M-5 بنوری آرکیڈ نزد علامہ بنوری ٹاؤن کراچی 0302-3115647	صدیق حیدر کتاب گھر شکارپور 0301-3293775
مفتی شفیع محمد صاحب بالیجوی جامعہ اشرفیہ سکھر	اسلامی کتب خانہ نزد جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی	ادارۃ النور جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبۃ القرآن جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ قاسمیہ جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبۃ المعارف جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی
مظہری کتب خانہ گلشن اقبال کراچی	سعدی کتب خانہ گلشن اقبال کراچی	بیت الکتب گلشن اقبال کراچی
علمی کتاب گھر مدنی مسجد عائشہ منزل کراچی	بخاری کتاب گھر سکھر	عزیز کتاب گھر سکھر
عظیم کتاب گھر شکارپور	جامعہ طیبیہ اسلامیہ گلشن اقبال کراچی	مدنی کتاب گھر پنوعاقل